ABSTRACT

Psycho-linguistics an introduction

Psycho-linguistics is a sub-field of linguistics. Also known as the psychology of language, psycho-linguistics is the study of connection between language and psychology. Since it is an inter-disciplinary field, the sub-divisions of psycho-linguistics include different components that are considered parts of linguistics and/or psychology or other disciplines such as medical science. Therefore, psycho-linguistic studies cover areas like language learning, language acquisition, aphasia, speech language therapy, dyslexia, second language, learning difficulties and impairments, bilingualism and topics related to connection between language and culture. This paper also discusses Noam Chomsky's concept of Universal Grammar (UG) and the term Post-Chomsky an linguistics. As psycho-linguistics is among the issues rarely discussed in Urdu, this research paper presents an overview of topics related to psych-linguistics and also offers some Urdu equivalents of the common terms used while discussing psycho-linguistics in English.

پروفیسر ڈاکٹر رؤف پاریکھ

نفسیاتی لسانیات: ایک بنیادی تعارف

علمِ لسانیات کی جن شاخوں سے حالیہ برسوں میں ماہرین کی دل چسپی بڑھی ہے ان میں نفسیاتی لسانیات بھی شامل ہے۔ اس مقالے کا مقصد لسانیات کی اس نسبتہً نئی شاخ کا تعارف کرانا ہے تاکہ ہمارے نوجوان طالب علم اس کی طرف راغب ہو کر اردو میں اس موضوع پر کچھ تحقیقی کام کریں۔

☆نفسیاتی لسانیات (psycholinguistics)

نفسیاتی لسانیات یا سائیکو لِنگ وِسٹکس (psycholinguistics) کا علم دراصل زبان اور انسانی ذہن کے درمیان تعلق کو دریافت کرتا ہے[۱]۔ نفسیاتی لسانیات کا کام یہ ہے کہ وہ یہ سراغ لگانے کی کوشش کرے کہ انسانی ذہن لسانی مہارت کو کیسے تشکیل دیتا ہے اور انسانی ذہن کی قوت یا اس کم زوری ترسیل وابلاغ کی صلاحیت پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔[۲] انسانی ذہن نہ صرف زبان کو سیکھنے، سمجھنے اور اسے محفوظ کرنے کی قوت رکھتا ہے بلکہ ضرورت پڑنے پر اس محفوظ ذخیرے تک رسائی حاصل کر کے صورت حال کے مطابق اسے استعمال کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے اور نفسیاتی لسانیات اسی لسانی سرگرمی اور مہارت کا مطالعہ کرنے اور اسے سمجھنے کا نام ہے۔[۳]

اس نظریے سے کہ زبان دراصل ذہن اور ذہنی عمل کی پیداوار ہے، نفسیاتی لسانیات کے سامنے دو مقاصد آتے ہیں:

۱۔ جس ذہنی عمل کے نتیجے میں زبان کا نظام کام کرتا ہے اس کی تہہ میں کارفرما عوامل کو سمجھنا۔

۲۔ زبان کو ذہن کی پیداوار سمجھتے ہوئے ان طریقوں کا معائنہ کرنا جن کے تحت انسان اپنے خیالات کو مرتب و منظّم کرتا ہے

اور اپنے تجربات کو کسی خاص انداز میں ڈھالتا ہے۔[۴]

☆نفسیاتی لسانیات کا دائرۂ کار

نفسیاتی لسانیات کے دائرۂ کار اور اس کے مباحث کا اندازہ ان موضوعات سے ہوسکتا ہے جن سے یہ علم بحث کرتا ہے۔ ان میں سے کچھ حسبِ ذیل ہیں:[۵]

بچہ زبان کیسے سیکھتا ہے؟ پیدائشی طور پر قوتِ سماعت سے محروم بچوں کو زبان کیسے سکھائی جائے؟ (جو بچہ پیدائشی طور پر سماعت سے محروم ہوتا ہے اس کے گویائی سے محروم ہونے یا بولنے میں مسائل کا شکار ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے، گو اب جدید علاج سے یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں رہا ہے جتنا ماضی میں تھا)، بعض لسانی نقائص یا اختلال مثلاً ہکلاہٹ یا دماغ پر چوٹ لگنے کے سبب ہونے واقع والے فتورِ گویائی (جسے افیزیا (aphasia) کہتے ہیں) کا علاج کیسے کیا جائے؟ نیز پڑھتے وقت الفاظ کے گڈمڈ نظر آنے سے پڑھنے میں دشواری یا عُسر خوانی (جسے ڈِسلیکسیا(dyslexia) کہتے ہیں) کو کیسے دور کیا جائے؟ جو بچے ایک سنسان و ویران مقام پر الگ تھلگ رکھے جائیں کیا وہ بولنا سیکھیں گے؟ جانوروں کی زبان کی صلاحیت کیا ہوتی ہے؟ کیا بندروں کو کوئی زبان سکھائی جاسکتی ہے؟ زبانِ اول[۶] (fisrt language) اور زبانِ دوم (second language) کے اکتساب (acquisition) کے کیا طریقے اور کیا مسائل ہیں؟ زبانِ دوم کی تدریس کیسے کی جائے؟ دولسانیت (bilingualism) کیا ہے؟ اور اس کے فوائد و نقصانات کیا ہیں؟ زبان اور ثقافت (culture) کا کیا تعلق ہوتا ہے؟ زبان کا تصور اور اس کی صلاحیت ہمارے ذہن میں اور لاشعور میں پیدائشی طور پر موجود ہوتی ہے یا نہیں؟ زبان کی پیدائشی صلاحیت اور قواعد کے ضمن میں نوم چومسکی (Noam Chomsky) کے نظریات کیا ہیں اور کس حد تک درست ہیں؟ یہ اور اس طرح کے دیگر موضوعات، مباحث اور مسائل نفسیاتی لسانیات کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں عام طور پر ملتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض موضوعات پر مختلف نظریات اور اختلافی آرا موجود ہیں لیکن مغرب میں ان پر مسلسل تحقیق بھی جاری ہے۔

☆نفسیاتی لسانیات کے تحقیقی مباحث:

لیکن ان بنیادی تصورات سے اوپر کی سطح پر نفسیاتی لسانیات کی تحقیق کے بنیادی طور پر چھے (۶) دائرے ہیں اور ان میں سے کچھ ایک دوسرے کی حدود میں بھی داخل ہوجاتے ہیں،[۷] ان کا تعارف یہاں پیش کیا جارہا ہے:

۱۔لسانی تعامل (language processing)

یہ تحقیق کہ جب ہم سنتے ہیں، بولتے ہیں، لکھتے ہیں تو ہمارے ذہن میں کیا عمل ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کاموں کے مختلف مراحل یا مدارج کیا کیا ہوتے ہیں؟ کسی معلومات کو منظّم اور باقاعدہ شکل میں پیش کرنے کے لیے ہمیں قواعدی ساخت کو ذہن میں پہلے کس طرح مرتب کرنا پڑتا ہے۔

۲۔لسانی ذخیرہ اور اس تک رسائی (language storage and access)

یہ تحقیق کہ ذخیرۂ الفاظ ہمارے ذہن میں کس طرح محفوظ ہوتا ہے اور جب ہمیں کسی خیال کو ادا کرنے کے لیے لفظ کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمارا ذہن اس کو کس طرح تلاش کرکے اس تک رسائی حاصل کرتا ہے؟ نیز اس وقت قواعد کے اصول کس طرح کام کرتے ہیں؟

۳۔نظریۂ تفہیم (comprehension theory)

جونئ معلومات ہمیں ملتی ہیں ان کی تفہیم کے لیے ہم اپنے ادراک اور پہلے سے موجود معلومات کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟ جو الفاظ ہم سنتے یا پڑھتے ہیں ان کی تفہیم ایک وسیع تر تناظر میں کس طرح کر لیتے ہیں؟

۴۔زبان اور دماغ (language and brain)

جب ہم کوئی چیز پڑھتے یا سنتے ہیں تو دماغ میں کون سا اعصابی عمل وقوع پذیر ہوتا ہے؟ ہمارا ذہن لسانی معلومات اور معنویاتی تصورات کو کیسے محفوظ کرتا ہے؟ گفتگو کے وقت کون کون سی اعصابی اور عضلاتی حرکات یا سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں؟ کیا انسانی ذہن کا مختلف ہونا ہی ہماری نوع کے زبان ایجاد کرنے کا سبب بنا ہے؟ (مصنف نے وضاحت نہیں کی لیکن غالباً یہاں مصنف کی مراد دیگر حیوانات کے مقابلے میں انسانی ذہن کا مختلف ہونا ہے کیونکہ صرف انسان ہی حیوانات کی وہ نوع ہے جو باقاعدہ اور پیچیدہ زبان استعمال کرتی ہے)۔

۵۔غیر معمولی حالات میں زبان (language in exceptional cirumstances)

کیا وجہ ہے کہ بعض نومولود بعض لسانی نقائص یا اختلال مثلاً ہکلاہٹ یا عسر خوانی (dyslexia) کے ساتھ بڑے ہوتے ہیں؟ عمر بڑھنے سے یا دماغ کو پہنچنے والے نقصان سے زبان کی صلاحیت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ پیدائشی بہرے پن سے زبان سیکھنے یا اکتسابِ زبان (language acquisition) کے عمل پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۶۔اکتسابِ زبانِ اول (first language acqusition)

نومولود اپنی زبان ِ اول کا اکتساب کیسے کرتا ہے؟ نومولود کے ذہن میں جب علمِ اصوات، ذخیرۂ الفاظ اور نحو کے تصورات کا ارتقا ہوتا ہے تو وہ کن کن مراحل سے گزرتا ہے؟ اس بات کے کیا شواہد ہیں کہ ہم پیدائشی اور جبلی طور پر زبان کی صلاحیت اپنے ذہن میں لے کر آتے ہیں جس سے ہمیں اپنی زبانِ اول کے اکتساب میں مدد ملتی ہے چاہے ہمیں اپنے ماحول سے کسی زبان سیکھنے کے میں مناسب معلومات یا مدد نہ مل رہی ہو؟

یہ تو تھے وہ بنیادی موضوعات جو لسانیاتی نفسیات کی تحقیق کا موضوع ہیں لیکن ان کو یہاں پیش کرنے کی غرض وغایت یہ ہے کہ ان سے اس علم کے دائرۂ کار اور حدود و مباحث کا اندازہ ہو سکے، اگر چہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ خود ایک بڑا موضوع ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ظاہر ہے کہ کئی کئی کتابیں اور تحقیقی مقالے (انگریزی میں) لکھے جا چکے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اردو میں اس موضوع پر مواد نہ ہونے کے برابر ہے۔

☆نفسیاتی لسانیات کا آغاز

اگر چہ نفسیات اور لسانیات کے باہمی تعلق پر کچھ نہ کچھ انیسویں صدی میں لکھا جا چکا تھا لیکن نفسیاتی لسانیات یا سائیکولنگوسٹکس کی اصطلاح سب سے پہلے ۱۹۳۶ء میں معروف امریکی ماہرِ نفسیات جیکب کینٹر (Jacob Kantor) نے استعمال کی۔[۸] لیکن یہ اصطلاح ۱۹۴۶ کے بعد معروف اور رائج ہوئی جب کینٹر کے شاگرد نکولس پرونکو (Nicholas Pronko) نے اسے اپنے ایک مقالے میں استعمال کیا۔[۹] اس طرح یہ بین العلومی (interdisciplinary) اصطلاح رائج ہوگئی جس کو علمی مطالعات کے نظری مباحث کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا یہ اور بات ہے کہ اُس وقت یہ اصطلاح اسی مفہوم میں مستعمل ہو رہی تھی جس مفہوم میں یہ انیسویں صدی کے اواخر سے رائج تھی یعنی ''زبان کی نفسیات'' کے مفہوم میں[۱۰]۔ لیکن اس موضوع پر مسلسل تحقیق، طبی سائنس کی ترقی اور علمِ نفسیات میں

ہونے والی تبدیلیوں نے اسے سائنس اور طبی سائنس کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔

جدید نفسیاتی لسانیات کا وجود اس وقت عمل میں آیا جب ۱۹۵۰ء کے بعد بعض امریکی جامعات میں اس موضوع پر تحقیقی سیمینار منعقد ہونے شروع ہوئے کہ نفسیات اور لسانیات میں کس طرح کا باہمی ارتباط ممکن ہے، اور اس موضوع پر مغربی جامعات کے اساتذہ نے نصابی کتب بھی لکھنی شروع کیں[۱۱]۔ اس کے بعد معروف امریکی دانش ور، استاد اور ماہرِ لسانیات نوم چومسکی نے اس موضوع پر خاصا کام کیا، بلکہ لسانیات اور نفسیاتی لسانیات کے موضوع پر چومسکی کے اثرات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ چومسکی کے نظریات کے بعد لسانیاتی مباحث کا ایک بڑا حصہ چومسکی کے حمایتیوں اور مخالفین کے مباحث و دلائل پر مبنی ہونے لگا تھا اور لسانیات کے بعض مباحث بالخصوص اس کے آفاقی قواعد یا یونی ورسل گرامر (universal grammar) کے نظریے کے بعد لسانیات اور نفسیاتی لسانیات کے بعض مباحث کے لیے ''مابعدِ چومسکی'' یا ''پوسٹ چومسکین'' (post-Chomskyan) کی اصطلاح استعمال ہونے لگی۔ حتیٰ کہ چومسکی کے نظریات کے حامیوں کے لیے بھی ایک اصطلاح بن گئی اور انھیں چومسکی آئیٹ Chomskyite کہا جانے لگا۔ کیا کسی عالم اور محقق کے لیے اس سے بڑا اخراجِ تحسین ہوسکتا ہے کہ جس علم کا وہ ماہر ہے اس کے ایک حصے کا نام ہی اس کے نام پر رکھ دیا جائے؟ یہ اور بات ہے کہ اب چومسکی کے نظریاتی مخالفین کی تعداد بھی خاصی بڑھ رہی ہے اور اس کے لسانیاتی اور سیاسی نظریات کے خلاف مقالوں اور کتابوں کی صورت میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔

اس امر پر روشنی ڈالنے کے لیے کہ چومسکی کا آفاقی قواعد کا نظریہ کیا ہے اور زبان سیکھنے کے ضمن میں اس کے نظریات جو تجربیت (empiricism) کے برعکس عقلیت (rationalism) پر مبنی ہیں، کیا ہیں، نیز وصفیت اور تجربیت کی اصطلاحات سے لسانیات اور لغت نویسی میں کیا مراد ہے، ایک الگ مقالہ درکار ہے۔ البتہ اس پر راقم نے اپنے ایک مقالے میں کچھ عرض کرنے کی جسارت کی تھی [۱۲]۔ بہرحال، یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس کے بنیادی مباحث کے تعارف کے لیے بھی ایک اچھی خاصی کتاب چاہیے۔ افسوس کہ اردو میں نفسیاتی لسانیات کا صرف سرسری سا ذکر ایک آدھ کتاب میں ملتا ہے، مثلاً گیان چند نے اپنی کتاب ''عام لسانیات'' میں اس کا مختصر ذکر کیا ہے[۱۳]۔

ہمارے نوجوان محققین کو چاہیے کہ تحقیقی موضوع کی تلاش میں بھٹکتے ہوئے کسی شخصیت پر تان توڑنے کی بجائے لسانیات اور اس کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کریں اور اس کا اطلاق اردو اور دیگر پاکستانی زبانوں پر کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے تازہ افکار اور نئی تحقیقی جہات بھی ہماری زبان میں منتقل ہوں گی اور یہ اردو کی ترقی کا ایک سبب بھی ہوگا۔

حواشی:

۱۔ جان فیلڈ (John Field)، Psycholinguistics: a resource book for students، (نیویارک: روٹلج، ۲۰۰۳ء)، ص ۲۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ وکٹوریا فرامکن ودیگر (Voctoria Fromkin & others)، An introduction to language، (میلبرن: تھامسن، ۲۰۰۵ء)، ص ۳۵۷، پانچواں ایڈیشن۔

۴۔ اس کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: جان فیلڈ، محولہ بالا، ص ۲۔۵

۵۔ ان موضوعات کی تفصیل مختلف کتب و مآخذ سے لی گئی ہے۔ مثلاً: ڈینی اسٹین برگ و دیگر (Danny D. Steinberg & others) کی کتاب Psycholinguistics: Language, Mind and World (نیویارک: روٹلج، ۲۰۱۳ء) اس ضمن میں مفید ہے۔

۶۔ واضح رہے کہ اب دنیا میں مادری زبان mother tongue کے ساتھ زبانِ اول first language کا تصور بھی فروغ پا رہا ہے۔ ڈیوڈ کرسٹل (David Crystal) کے مطابق زبانِ اول (first language) وہ زبان ہوتی ہے جو کوئی بچہ سب سے پہلے سیکھتا ہے۔ یہ ایک طرح سے مادری زبان (mother tongue) ہی ہوتی ہے لیکن بعض دولسانی یا کثیرلسانی معاشروں میں مادری زبان کی بجائے جب کسی اور زبان کو بچے کے ماحول میں ترجیح دی جاتی ہے تو وہ زبان (جو مادری زبان کے علاوہ کوئی اور زبان ہوتی ہو سکتی ہے مثلاً قومی زبان یا انگریزی وغیرہ) بچے کی زبانِ اول بن جاتی ہے (دیکھیے: The Penguin Dictionary of Language، لندن: پینگ وِن، ۱۹۹۹ء)۔ مثلاً پاکستان میں بہت سے لوگوں کی مادری زبان کچھ اور ہے لیکن ان کی زبانِ اول اردو ہے اور وہ اردو ہی میں اظہارِ خیال میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

۷۔ یہ تفصیلات جان فیلڈ کی کتاب (محولہ بالا، ص ۳۔۲) سے ماخوذ ہیں، لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں انسانی ذہن کے لسانی عمل کو سمجھنے کے لیے اسے ایک کمپیوٹر کی طرح تصور کیا جا رہا ہے اور کچھ اصطلاحات بھی یہاں اسی طرح کی استعمال کی گئی ہیں، بہرحال یہ ایک مصنف کے خیالات ہیں جن کی ترجمانی یہاں کی جا رہی ہے۔

۸۔ ولم لیولٹ (Willem Levelt)، A History of Psycholinguistics: The Pre-Chomskyan Era، (اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۲۰۱۳ء)، ص ا۔

۹۔ ایضاً۔

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ ایضاً، پہلا باب۔

۱۲۔ ملاحظہ ہو راقم کی کتاب لغوی مباحث میں شامل مقالہ بعنوان "لغت نویسی میں کورپس، کورپس لسانیات، وصفیت اور تجربیت کا کردار"، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء)، بالخصوص ص ۱۹۶۔۱۸۹

۱۳۔ گیان چند، عام لسانیات، (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء)، ص ۶۱۸۔۶۱۶

مآخذ:

۱۔ اسٹین برگ، ڈینی و دیگر (Steinberg, Danny D. & others)، Psycholinguistics: Language, Mind and World، نیویارک: روٹلج، ۲۰۱۳ء۔

۲۔ پاریکھ، رؤف، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء۔

۳۔ جین، گیان چند، عام لسانیات، دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء۔

۴۔ فرامکن، وکٹوریا و دیگر (Fromkin, Victoria & others)، An introduction to language، میلبرن: تھامسن، ۲۰۰۵ء، پانچواں ایڈیشن، ص ۳۵۷۔

۵۔ فیلڈ، جان (Field, John)، Psycholinguistics: a resource book for students، نیویارک: روٹلج، ۲۰۰۳ء۔

۶۔ کرسٹل، ڈیوڈ (Crystal, David)، The Penguin Dictionary of Language:، لندن: پینگ وِن، ۱۹۹۹ء۔

۷۔ لیولٹ، ولم (Levelt, Willet)، A History of Psycholinguistics: The Pre-Chomskyan Era، اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۲۰۱۳ء۔
